10680-خاوند اور بیوی کے حقوق کیا ہیں

سوال

کتاب وسنت کے مطابق بیوی کے اپنے خاوند پر کیا حقوق ہیں ؟

یا دوسروں معنوں میں خاوند کی اپنی بیوی کے بارہ میں کیا ذمہ داریاں ہیں اور اسی طرح بیوی کی اپنے خاوند کے بارہ میں کیا ذمہ داریاں ہیں ؟

پسندیدہ جواب

TableOfContents

- اول : صرف بیوی کے خاص حقوق :
- دوم : بیوی پر خاوند کے حقوق :

دین اسلام نے خاوند پر بیوی کے کچھ حقوق رکھے ہیں ، اور اسی طرح بیوی پر بھی اپنے خاوند کے کچھ حقوق مقرر کیے ہیں ، اور کچھ حقوق تو خاوند اور بیوی دونوں پر مشترکہ طور پر واجب ہیں ۔

ذیل میں ہم ان شاء اللہ خاوند اور بیوی کے ایک دوسرے پر کتاب وسنت کی روشنی میں حقوق کا ذکر کریں جس کی شرح میں اہل علم کے اقوال کا بھی ذکر کیا جائے گا ۔

اول : صرف بیوی کے خاص حقوق :

بیوی کے اپنے خاوند پر کچھ تو مالی حقوق ہیں جن میں مہر ، نفقۃ ، اور رہائش شامل ہے ۔

اور کچھ حقوق غیر مالی ہیں جن میں بیویوں کے درمیان تقسیم میں عدل انصاف کرنا ، اچھے اور احسن انداز میں بودباش اور معاشرت کرنا ، بیوی کو تکلیف نہ دینا ۔

1–مالی حقوق :

ا–مہر :

مہر وہ مال ہے جو بیوی کا اپنے خاوند پر حق ہے جو عقد یا پھر دخول کی وجہ سے ثابت ہوتا ہے ، اور یہ بیوی کا خاوند پر اللہ تعالی کی طرف سے واجب کردہ حق ہے ، اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اور عورتوں کو ان کے مہر راضی خوشی دے دو}.النساء (4) ۔

اور مہر کی مشروعیت میں اس عقد کے خطرے اور مقام کا اظہار اور عورت کی عزت وتکریم اور اس کے لیے اعزاز ہے ۔

مہر عقد نکاح میں شرط نہیں اور نہ ہی جمہور فقہاء کے ہاں یہ عقد کا رکن ہے ، بلکہ یہ تو اس کے آثار میں سے ایک اثر ہے جو اس پر مرتب ہوا ہے ، اگر کوئی عقد نکاح بغیر مہر ذکر کیے ہوجائے تو باتفاق جمہور علماء کے وہ عقد صحیح ہوگا ۔

اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

.{اگر تم عورتوں کو بغیر ہاتھ لگائے اور بغیر مہر مقرر کیے طلاق دے دو تو بھی تم پر کوئی گناہ نہیں}.البقرۃ(236) ۔

تو ہاتھ لگانے یعنی دخول سے قبل اور مہر مقرر کرنے سے قبل طلاق کی اباحت عقد نکاح میں مہر کے ذکر نہ کرنے پر دلالت کرتی ہے ۔

اور اگر عقد میں مہر کا نام نہیں لیا گیا تو خاوند پر مہر واجب ہوگا ، اور اگر عقد نکاح میں ذکر نہیں کیا جاتا تو پھر خاوند پر مہر مثل واجب ہوگا ، یعنی اس جیسی دوسری عورتوں جتنا مہر دینا ہوگا ۔

ب–نان ونفقہ :

علماء اسلام کا اس پر اجماع ہے کہ بیویوں کا خاوند پر نان ونفقہ واجب ہے لیکن شرط یہ ہے کہ اگر عورت اپنا آپ خاوند کے سپرد کردے تو پھر نفقہ واجب ہوگا ، لیکن اگر بیوی اپنے خاوند کو نفع حاصل کرنے سے منع کردیتی ہے یا پھر اس کی نافرمانی کرتی ہے تو اسے نان ونفقہ کا حقدار نہیں سمجھا جائے گا ۔

بیوی کے نفقہ کے وجوب کی حکمت :

عقد نکاح کی وجہ سے عورت خاوند کے لیے محبوس ہے ، اور خاوند کے گھر سے اس کی اجازت کے بغیر نکلنا منع ہے ، تو اس لیے خاوند پر واجب ہے کہ وہ اس کے بدلے میں اس پر خرچہ کرے ، اور اس کے ذمہ ہے کہ وہ اس کو کفائت کرنے والا خرچہ دے ، اور اسی طرح یہ خرچہ عورت کا اپنے آپ کو خاوند کے سپرد کرنے اور اس سے نفع حاصل کرنے کے بدلے میں ہے ۔

نان ونفقہ کا مقصد :

بیوی کی ضروریات پوری کرنا مثلا کھانا ، پینا ، رہائش وغیرہ ، یہ سب کچھ خاوند کے ذمہ ہے اگرچہ بیوی کے پاس اپنا مال ہو اور وہ غنی بھی ہو تو پھر بھی خاوند کے ذمہ نان ونفقہ واجب ہے ۔

اس لیے کہ اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

.{اور جن کے بچے ہیں ان کے ذمہ ان عورتوں کا روٹی کپڑا اور رہائش دستور کے مطابق ہے}.البقرۃ(233)

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی نے کچھ اس طرح فرمایا :

.{اور کشادگی والا اپنی کشادگی میں سے خرچ کرے اور جس پر رزق کی تنگی ہو اسے جو کچھ اللہ تعالی نے دیا ہے اس میں سے خرچ کرنا چاہیے}.الطلاق(7) ۔

سنت نبویہ میں سے دلائل :

ھند بنت عتبہ رضی اللہ تعالی عنہا جو کہ ابو سفیان رضی اللہ تعالی عنہ کی بیوی تھیں نے جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ ابو سفیان اس پر خرچہ نہیں کرتا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا تھا :

(آپ اپنے اور اپنی اولاد کے لیے جو کافی ہو اچھے انداز سے لے لیا کرو) ۔

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ ابوسفیان کی بیوی ھند بنت عتبہ رضی اللہ تعالی عنہما نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی :

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ابوسفیان بہت حریص اور بخیل آدمی ہے مجھے وہ اتنا کچھ نہیں دیتا جو کہ مجھے اور میری اولاد کے لیے کافی ہوالا یہ کہ میں اس کا مال اس کے علم کے بغیر حاصل کرلوں ، توکیا ایسا کرنا میرے لیے کوئی گناہ تو نہیں ؟

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے :

تواس کے مال سے اتنا اچھے انداز سے لے لیا کر جو تمہیں اور تمہاری اولاد کو کافی ہو ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (5049) صحیح مسلم حدیث نمبر (1714) ۔

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبۃ الوداع کے موقع پر فرمایا :

(تم عورتوں کے بارہ میں اللہ تعالی سے ڈرو ، بلاشبہ تم نے انہیں اللہ تعالی کی امان سے حاصل کیا ہے ، اوران کی شرمگاہوں کو اللہ تعالی کے کلمہ سے حلال کیا ہے ، ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ جسے تم ناپسند کرتے ہو وہ تمہارے گھر میں داخل نہ ہو ، اگر وہ ایسا کریں تو تم انہیں مار کی سزا دو جو زخمی نہ کرے اور شدید تکلیف دہ نہ ہو ، اوران کا تم پر یہ حق ہے کہ تم انہیں اچھے اور احسن انداز سے نان ونفقہ اور رہائش دو) صحیح مسلم حدیث نمبر (1218) ۔

ج – سکنی یعنی رہائش :

یہ بھی بیوی کے حقوق میں سے ہے کہ خاوند اس کے لیے اپنی وسعت اور طاقت کے مطابق رہائش تیار کرے ۔

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{تم اپنی طاقت کے مطابق جہاں تم رہتے ہو وہاں انہیں بھی رہائش پذیر کرو} الطلاق (6) ۔

2 – غیر مالی حقوق :

ا – بیویوں کے درمیان عدل وانصاف :

بیوی کا اپنے خاوند پر حق ہے کہ اگر اس کی اور بھی بیویاں ہوں تو وہ ان کے درمیان رات گزارنے ، نان ونفقہ اور سکن وغیرہ میں عدل وانصاف کرے ۔

ب – حسن معاشرت :

خاوند پر واجب ہے کہ وہ اپنی بیوی سے اچھے اخلاق اور نرمی کا برتاؤ کرے ، اوراپنی وسعت کے مطابق اسے وہ اشیاء پیش کرے جو اس کے لیے محبت والفت کا باعث ہوں ۔

اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اوران کے ساتھ حسن معاشرت اور اچھے انداز میں بودباش اختیار کرو} النساء (19) ۔

اورایک دوسرے مقام پر کچھ اس طرح فرمایا :

.{اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان پر مردوں کے حق ہیں}.البقرۃ (228) ۔

سنت نبویہ میں ہے کہ :

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(عورتوں کے بارہ میں میری نصیحت قبول کرو اور ان سے حسن معاشرت کا مظاہرہ کرو) صحیح بخاری حدیث نمبر (3153) صحیح مسلم حدیث نمبر (1468) ۔

اب ہم ذیل میں چند ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنی بیویوں کے ساتھ حسن معاشرت کے نمونے پیش کرتے ہیں ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہمارے لیے قدوہ اور اسوہ اور آئڈیل ہیں :

1– زینب بنت ابی سلمہ کہتی ہیں کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چادر میں تھی تو مجھے ایام حیض شروع ہوگئے جس کی بنا پر میں اس چادر سے کھسک کر نکل گئی اور جا کر حیض والے کپڑے پہن لیے ، تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کہنے لگے کیا حیض آگیا ہے ؟

میں نے جواب دیا جی ہاں ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بلایا اور اپنے ساتھ چادر میں داخل کرلیا ۔

وہ کہتی ہے کہ ام سلمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے مجھے حدیث بیان کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم روزہ کی حالت میں ان کا بوسہ لیا کرتے تھے ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور میں ایک ہی برتن سے اکٹھے غسل جنابت بھی کیا کرتے تھے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (316) صحیح مسلم حدیث نمبر (296) ۔

2– عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا نے فرمایا :

اللہ تعالی کی قسم میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے حجرہ کے دروازہ پر کھڑے دیکھا اور حبشی لوگ اپنے نیزوں سے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں کھیلا کرتے تھے ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی چادر سے مجھے چھپایا کرتے تھے تاکہ میں ان کے کھیل کو دیکھ سکوں ، پھر وہ میری وجہ سے وہاں ہی کھڑے رہتے حتی کہ میں خود ہی وہاں سے چلی جاتی ، تو نوجوان لڑکی جو کہ کھیلنے پر حریص ہوتی ہے اس کی قدر کیا کرو ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (443) صحیح مسلم حدیث نمبر (892) ۔

3– ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھتے اور قرات بھی بیٹھ کر کرتے تھے جب تیس یا چالیس آیات کی قرات باقی رہتی تو کھڑے ہو کر پڑھتے پھر رکوع کرنے کے بعد سجدہ کرتے پھر دوسری رکعت میں بھی اسی طرح کرتے اور نماز سے فارغ ہو کر مجھے دیکھتے اگر میں سوئی ہوئی نہ ہوتی تو مجھ سے باتیں کرتے ، اور اگر میں سو چکی ہوتی تو آپ بھی لیٹ جاتے ۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (1068) ۔

ج– بیوی کو تکلیف سے دوچار نہ کرنا :

یہ اسلامی اصول بھی ہے ، اور جب کسی اجنبی اور دوسرے تیسرے شخص کو نقصان اور تکلیف دینا حرام ہے تو پھر بیوی کو تکلیف اور نقصان دینا تو بالاولی حرام ہوگا ۔

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فیصلہ فرمایا کہ :

(نہ تو اپنے آپ کو نقصان دو اور نہ ہی کسی دوسرے کو نقصان دو) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (2340) اس حدیث کو امام احمد ، امام حاکم ، اور ابن صلاح وغیرہ نے صحیح قرار دیا ہے ۔

دیکھیں کتاب : خلاصۃ البدر المنیر (438/2) ۔

اس مسئلہ میں شارع نے جس چیز پر تنبیہ کی ہے ان میں ایسی مار کی سزا دینا جو شدید اور سخت قسم کی ہو ۔

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر فرمایا تھا :

(تم عورتوں کے بارہ میں اللہ تعالی سے ڈرو ، بلاشبہ تم نے انہیں اللہ تعالی کی امان سے حاصل کیا ہے ، اوران کی شرمگاہوں کو اللہ تعالی کے کلمہ سے حلال کیا ہے ، ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ جسے تم ناپسند کرتے ہو وہ تمہارے گھر میں داخل نہ ہو ، اگر وہ ایسا کریں تو تم انہیں مار کی سزا دو جو زخمی نہ کرے اور شدید تکلیف دہ نہ ہو ، اوران کا تم پر یہ حق ہے کہ تم انہیں اچھے اوراحسن انداز سے نان ونفقہ اور رہائش دو) صحیح مسلم حدیث نمبر (1218) ۔

دوم : بیوی پر خاوند کے حقوق :

بیوی پر خاوند کے حقوق بہت ہی عظیم حیثیت رکھتے ہیں بلکہ خاوند کے حقوق تو بیوی کے حقوق سے بھی زیادہ عظیم ہیں اس لیے کہ اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے :

{اوران عورتوں کے بھی ویسے ہی حقوق ہیں جیسے ان مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ ، ہاں مردوں کو ان عورتوں پر درجہ اور فضیلت حاصل ہے} البقرۃ (228) ۔

جصاص رحمہ اللہ کا کہنا ہے :

اللہ تعالی نے اس آیت میں یہ بیان کیا ہے کہ خاوند اور بیوی دونوں کے ایک دوسرے پر حق ہیں ، اور خاوند کو بیوی پر ایسے حق بھی ہیں جو بیوی کے خاوند پر نہیں ۔

اور ابن العربی کا کہنا ہے :

یہ اس کی نص ہے کہ مرد کو عورت پر فضیلت حاصل ہے اور نکاح کے حقوق میں بھی اسے عورت پر فضیلت حاصل ہے ۔

اوران حقوق میں سے کچھ یہ ہیں :

ا – اطاعت کا وجوب :

اللہ تعالی نے مرد کو عورت پر حاکم مقرر کیا ہے جو اس کا خیال رکھے گا اور اس کی راہنمائی اور اسے حکم کرے گا جس طرح کہ حکمران اپنی رعایا پر کرتے ہیں ، اس لیے کہ اللہ تعالی نے مرد کو کچھ جسمانی اور عقلی خصائص سے نوازا ہے ، اوراس پر کچھ مالی امور بھی واجب کیے ہیں ۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{مرد عورتوں پر حاکم ہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالی نے ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے اور اس وجہ سے کہ مردوں نے اپنے مال خرچ کیے ہیں} النساء (34) ۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے بیان کیا ہے کہ:{ مرد عورتوں پر حاکم ہیں }. یعنی وہ ان پر حاکم اورامیر ہیں ، یعنی ان کی اللہ تعالی کے حکم کے مطابق اطاعت کی جائے گی ، اوراس کی اطاعت اس کے اہل وعیال کے لیے احسان اوراس کے مال کی محافظ ہوگی ۔

مقاتل ، سدی ، اورضحاک رحمہم اللہ تعالی نے بھی ایسے ہی کہا ہے ۔ دیکھیں تفسیر ابن کثیر (492/1) ۔

ب – خاوند کے لیے استمتاع ممکن بنانا :

خاوند کا بیوی پر حق ہے کہ وہ بیوی سے نفع حاصل کرے ، جب عورت شادی کرلے اوروہ جماع کی اہل بھی ہو تو عورت پر واجب ہے کہ وہ اپنے آپ کو عقد نکاح کی بنا پر خاوند کے طلب کرنے پر خاوند کے سپرد کردے ۔

وہ اس طرح کہ اسے مہر ادا کرے اور عورت اگر مطالبہ کرے تو اسے حسب عادت ایک یا دو دن کی مہلت دے کہ وہ رخصتی کے لیے اپنے آپ کو تیار کرلے کیونکہ یہ اس کی ضرورت ہے اوریہ بہت ہی آسان سی بات ہے جو کہ عادتا معروف بھی ہے ۔

اورجب بیوی جماع کرنے میں خاوند کی بات تسلیم نہ کرے تو یہ ممنوع ہے اوروہ کبیرہ کی مرتکب ہوئی ہے ، لیکن اگر کوئی شرعی عذر ہو تو ایسا کرسکتی ہے مثلا حیض ، یا فرضی روزہ ، اور بیماری وغیرہ ہو ۔

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جب مرد اپنی بیوی کو اپنے بستر پر بلائے اور بیوی انکار کردے توخاوند اس پر رات ناراضگی کی حالت میں بسر کرے تو صبح ہونے تک فرشتے اس پر لعنت کرتے رہتے ہیں) صحیح بخاری حدیث نمبر (3065) صحیح مسلم حدیث نمبر (1436) ۔

ج – خاوند جسے ناپسند کرتا ہو اسے گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہ دینا :

خاوند کا بیوی پر یہ بھی حق ہے کہ وہ اس کے گھر میں اسے داخل نہ ہونے دے جسے اس کا خاوند ناپسند کرتا ہے ۔

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(کسی بھی عورت کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ خاوند کی موجودگی میں (نفلی) روزہ رکھے لیکن اس کی اجازت سے رکھ سکتی ہے ، اورکسی کو بھی اس کے گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہ لیکن اس کی اجازت ہو تو پھر داخل کرے) صحیح بخاری حدیث نمبر (4899) صحیح مسلم حدیث نمبر (1026) ۔

سلیمان بن عمرو بن احوص بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے والد رضی اللہ تعالی عنہ نے حدیث بیان کی کہ وہ حجۃ الوداع میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاضر ہوئے تھے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی کی حمدوثنا بیان کی اوروعظ ونصیحت کرنے کے بعد فرمایا :

(عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اور میری نصیحت قبول کرو ، وہ تو تمہارے پاس قیدی اوراسیر ہیں ، تم ان سے کسی چیز کے مالک نہیں لیکن اگر وہ کوئی فحش کام اورنافرمانی وغیرہ کریں تو تم انہیں بستروں سے الگ کردو ، اورانہیں مار کی سزا دو لیکن شدید اورسخت نہ مارو ، اگر تو وہ تمہاری اطاعت کرلیں تو تم ان پر کوئی راہ تلاش نہ کرو ، تمہارے تمہاری عورتوں پر حق ہیں اورتمہاری عورتوں کے بھی تم پر حق ہیں ، جسے تم ناپسند کرتے ہو وہ تمہارے گھر میں داخل نہ ہو ، اور نہ ہی اسے اجازت دے جسے تم ناپسند کرتے ہو ، خبردار تم پر ان کے بھی حق ہیں کہ ان

کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو اور انہیں کھانا پینا اور رہائش بھی اچھے طریقے سے دو) سنن ترمذی حدیث نمبر (1163) سنن ابن ماجہ حدیث نمبر (1851) امام ترمذی رحمہ اللہ تعالی نے اسے حسن صحیح قرار دیا ہے ۔

جابر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(تم عورتوں کے بارہ میں اللہ تعالی سے ڈرو ، بلاشبہ تم نے انہیں اللہ تعالی کی امان سے حاصل کیا ہے ، اوران کی شرمگاہوں کو اللہ تعالی کے کلمہ سے حلال کیا ہے ، ان پر تمہارا حق یہ ہے کہ جسے تم ناپسند کرتے ہو وہ تمہارے گھر میں داخل نہ ہو، اگر وہ ایسا کریں تو تم انہیں مار کی سزا دو جو زخمی نہ کرے اور شدید تکلیف دہ نہ ہو، اوران کا تم پر یہ حق ہے کہ تم انہیں اچھے اور احسن انداز سے نان ونفقہ اور رہائش دو) صحیح مسلم حدیث نمبر (1218) ۔

د-خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلنا :

خاوند کا بیوی پر یہ حق ہے کہ وہ گھر سے خاوند کی اجازت کے بغیر نہ نکلے ۔

شافعیہ اور حنابلہ کا کہنا ہے کہ : عورت کے لیے اپنے بیمار والد کی عیادت کے لیے بھی خاوند کی اجازت کے بغیر نہیں جا سکتی ، اور خاوند کو اس سے منع کرنے کا بھی حق ہے ۔ ۔ ۔ اس لیے کہ خاوند کی اطاعت واجب ہے تو واجب کو ترک کرکے غیر واجب کام کرنا جائز نہیں ۔

ھ-تادیب : خاوند کو چاہیے کہ وہ بیوی کی نافرمانی کے وقت اسے اچھے اور احسن انداز میں ادب سکھائے نہ کہ کسی برائی کے ساتھ ، اس لیے کہ اللہ تعالی نے عورتوں کو اطاعت نہ کرنے کی صورت میں علیحدگی اور ہلکی سی مار کی سزا دے کر ادب سکھانے کا حکم دیا ہے ۔

علماء احناف نے چار مواقع پر عورت کو مار کے ساتھ تادیب جائز قرار دی ہے جو مندرجہ ذیل ہیں :

1-جب خاوند چاہے کہ بیوی بناؤ سنگار کرے اور بیوی اسے ترک کردے

2-جب بیوی طہر کی حالت میں ہو اور خاوند اسے مباشرت کے لیے بلائے تو بیوی انکار کردے ۔

3-نماز نہ پڑھے ۔

4-خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نکلے ۔

تادیب کے جواز پر دلائل :

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

{اور جن عورتوں کی نافرمانی اور بد دماغی کا تمہیں ڈر اور خدشہ ہو انہیں نصیحت کرو، اور انہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو، اور انہیں مار کی سزا دو} النساء (34) ۔

اور ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالی کا فرمان کچھ اس طرح ہے :

{اے ایمان والو! اپنے آپ اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں} التحریم (6) ۔

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

قتادہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں : آپ انہیں اللہ تعالی کی اطاعت کا حکم دیں ، اور اللہ تعالی کی معصیت و نافرمانی کرنے سے روکیں ، اور ان پر اللہ تعالی کے احکام نافذ کریں ، انہیں ان کا حکم دیں ، اور اس پر عمل کرنے کے لیے ان کا تعاون کریں ، اور جب انہیں اللہ تعالی کی کوئی معصیت و نافرمانی کرتے ہوئے دیکھیں تو انہیں اس سے روکیں اور اس پر انہیں ڈانٹیں ۔

ضحاک اور مقاتل رحمھم اللہ تعالی نے بھی اسی طرح کہا ہے :

مسلمان کا حق ہے کہ وہ اپنے قریبی رشتہ داروں ، گھر والوں اور اپنے غلاموں اور لونڈیوں کو اللہ تعالی کے فرائض کی تعلیم دے اور جس سے اللہ تعالی منع کیا ہے وہ انہیں سکھائے ۔

دیکھیں تفسیر ابن کثیر (392/4) ۔

و– بیوی کا اپنے خاوند کی خدمت کرنا :

اس پر بہت سے دلائل ہیں جن میں سے کچھ کا ذکر تو اوپر بیان ہوچکا ہے ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

بیوی پر اپنے خاوند کی اچھے اور احسن انداز میں ایک دوسرے کی مثل خدمت کرنا واجب ہے ، اور یہ خدمت مختلف حالات کے مطابق ہوتی ہے ، تو ایک دیہاتی عورت کی خدمت شہر میں بسنے والی عورت کی طرح نہیں ، اور اسی طرح ایک طاقتور عورت کی خدمت کمزور اور ناتواں عورت کی طرح نہیں ہوسکتی ۔

دیکھیں الفتاوی الکبری (561/4) ۔

ز– عورت کا اپنا آپ خاوند کے سپرد کرنا :

جب عقد نکاح مکمل اور صحیح شروط کے ساتھ پورا اور صحیح ہو تو عورت پر واجب ہے کہ وہ اپنے آپ کو خاوند کے سپرد کردے اور اسے استمتاع و نفع اٹھانے دے ، اس لیے کہ عقد نکاح کی وجہ سے عوض خاوند کے سپرد ہونا چاہیے ، جو کہ استمتاع اور نفع کی صورت میں ہے ، اور اسی طرح عورت بھی عوض کی مستحق ہے جو کہ مہر کی صورت میں دیا جاتا ہے ۔

ح– بیوی کی اپنے خاوند سے حسن معاشرت :

اس کی دلیل اللہ تعالی کا فرمان ہے :

{اور عورتوں کے بھی ویسے ہی حق ہیں جیسے ان مردوں کے ہیں اچھائی کے ساتھ}البقرۃ (228) ۔

امام قرطبی رحمہ اللہ تعالی کا قول ہے :

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے ہی روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا : یعنی ان عورتوں کے لیے حسن صحبت ، اور اچھے اور احسن انداز میں معاشرت بھی ان کے خاوندوں پر اسی طرح ہے جس طرح ان پر اللہ تعالی نے خاوندوں کی اطاعت واجب کی ہے ۔

اور يہ بھی كہا گيا ہے :

ان عورتوں كے ليے يہ بھی ہے كہ ان كے خاوند انہيں تكليف اور ضرر نہ ديں.جس طرح ان عورتوں پر خاوندوں كے ليے ہے ۔ يہ امام طبری كا قول ہے ۔

اور ابن زيد رحمہ اللہ تعالى عنہ كہتے ہيں :

تم ان عورتوں كے بارہ ميں اللہ تعالى كا تقوى اختيار كرو اور اس سے ڈرو ، جس طرح كہ ان عورتوں پر بھی ہے كہ وہ بھی تمہارے بارہ ميں اللہ تعالى كا تقوى اختيار كريں اور ڈريں ۔

اور معنى قريب قريب سب ايک ہی ہے ، اور مندرجہ بالا آيت سب حقوق زوجيت كو عام ہے ۔

ديكھيں تفسير القرطبی (3/123-124) ۔

واللہ اعلم .